اخذ و ترتیب: حبیب الرحمٰن، عبد الماجد

اسلام پر اِعتراضات کی نوعیت

[خطاب: ڈاکٹر صہیب حسن 'لندن'، بتاریخ ۲ر فروری ۲۰۰۹ء بروز سوموار]

برادرانِ کرام، میرے معزز اساتذہ!

میں جب بھی لاہور آتا ہوں مولانا عبد الرحمٰن مدنی ﷾ مجھے جامعہ کے اندر مدعو کرتے ہیں۔ آج سے دو سال قبل جب یہاں آنے کا اتفاق ہوا تو آپ کی مسجد میں خطبہ جمعہ دینے کا بھی اتفاق ہوا تھا اور آج بھی بہت ہی مختصر سا قیام ہے۔ دوپہر کو میری واپسی کی فلائٹ ہے۔

آپ سب کا اجتماع دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ خاص طور پر اس بات کی کہ آپ سب یہاں تحصیل علم کے لیے جمع ہوئے ہیں اور یہ علم اتنا اُونچا اور اتنا اَرفع ہے کہ جس شخص کی جس قدر اس کے ساتھ نسبت ہوتی ہے، اس قدر اللہ تعالیٰ اسے دنیا کے اندر رفعت و عزت بخشتے ہیں۔ آپ اس علم کا حق ادا کریں تو پھر دیکھئے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ کیسے انعام و اِکرام کا سلوک کرتے ہیں۔

عزیز طلباء!

اس وقت اسلام کو ایسے سمجھ لیجئے کہ اسلام ایک عمارت ہے اور اس بلڈنگ پر چاروں طرف سے یورش ہو رہی ہے۔ اس وقت جتنے بھی لوگ اس بلڈنگ کے اندر ہیں وہ اس کے محافظ ہیں اور اس کی حفاظت پر لگے ہوئے ہیں۔ کوئی کسی طریقہ سے حفاظت کر رہا ہے، کوئی کسی طریقہ سے حفاظت کر رہا ہے۔ ایک تو عسکری محاذ ہے۔ جب بھی کسی اسلامی ملک پر حملہ کیا جائے تو عسکری لحاظ سے اس کی مدافعت کی جاتی ہے۔ اس وقت انسان قلم و کتاب کو چھوڑ کر صرف اسی

☆ متعلّمین ثانیہ کلیہ، رابعہ ثانوی ، جامعہ لاہور الاسلامیہ، لاہور

کام میں لگ جاتا ہے، جیسا کہ اس وقت غزہ (فلسطین کا شہر) کے معاملات ہیں۔ اس وقت صرف ایک ہی کام رہ گیا تھا کہ کس طریقہ سے اس حملہ کا دفاع کیا جائے۔ یہ تو ایک عسکری محاذ تھا، لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن و سنت کا علم حاصل کرنے کا جو آپ کو موقع دیا ہے تو اس وقت اس محاذ پر بھی اسلام کے اوپر بہت حملے ہو رہے ہیں۔ میں مغرب کی بات نہیں کرتا، خود پاکستان میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو کہ اسلامی احکامات کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں۔ آپ علم حاصل کریں اور اس میں اتنی گہرائی حاصل کریں کہ جو لوگ اعتراضات کریں ان کا آپ جواب دے سکیں۔ اس کے لیے آپ کو مطالعہ وسیع کرنا ہوگا۔

قرآن کے حفظ کے ساتھ ساتھ تفسیر بھی پڑھیں۔ تفاسیر میں سے تفسیر ابن کثیر بہت اچھی تفسیر ہے۔ اس کے علاوہ دوسری تفاسیر میں بھی بہت اچھے اچھے نکات ملتے ہیں۔ تفسیر ابن عاشور بھی بہت اچھی تفسیر ہے۔ آج کے زمانہ کی لکھی گئی ہے، جس میں بہت ساری تفاسیر کا خلاصہ آ گیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حدیث نبوی کا گہرا مطالعہ کریں، کیونکہ حدیث رسول ﷺ کو قرآن کریم میں لفظ الحکمة سے تعبیر کیا گیا ہے۔ فرمایا: ﴿يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ﴾ یہاں الحکمة سے مراد حدیث رسول ﷺ ہے۔ آج کل یہ بہت بڑا محاذ ہے۔ کسی بھی طریقہ سے آپ نے مستشرقین کا جواب دینا ہے۔ وہ لوگ اپنے نظریات کو پھیلا رہے ہیں۔ اس مقابلے کے لیے ایک فن تو مناظرے کا ہے۔ اس کا ایک خاص وقت تھا، جب ہندوستان میں عیسائیوں نے تبلیغ شروع کی تو اس وقت بے شمار فرقے آپس میں مناظرے کیا کرتے تھے اور ان لوگوں میں مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ کا بہت اونچا نام ہے۔ مناظرے کے لیے آپ کو وسیع علم اور ایسے نکات معلوم ہونے چاہئیں کہ آپ مد مقابل کو خاموش کر سکیں، جیسے ایک عیسائی مناظر کسی بستی میں گیا تا کہ سیدھے سادھے لوگوں کو بیوقوف بنائے۔ اس نے تین سوال کیے:

① اس وقت اللہ تعالیٰ کیا کر رہا ہے؟

② اگر اللہ ہے تو اس سے پہلے کون تھا؟

③ اس کا رُخ کس طرف ہے؟

وہاں حاضرین میں موجود ایک معمولی سے سبزی فروش نے کہا کہ میں جواب دوں گا بشرطیکہ تم اس کرسی پر سے نیچے اترو۔ عیسائی نیچے آ گیا۔ اس نے کہا ایک سوال کا جواب تو ہوگیا، وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ اس وقت تجھ کو کرسی سے اتار کر مجھے بٹھا رہے ہیں۔ پھر سبزی فروش نے اس کو گنتی گننے کو کہا۔ اس نے شروع کیا: ایک، دو، تین۔ تو سبزی فروش نے کہا ٹھہرو پہلے بتاؤ 'ایک' سے پہلے کیا تھا؟ اس نے کہا 'ایک' سے پہلے کیا ہوسکتا ہے کچھ بھی نہیں ہے۔ تو مسلمان نے کہا دوسرے سوال کا بھی جواب ہوگیا، کیونکہ وہ بھی ھو الاوّل والاٰخر ہے، تو اوّل سے پہلے کیا ہوگا۔ پھر اس نے کہا کہ موم بتی لے کر آؤ۔ مسلمان نے اس کو جلایا اور کہا کہ بتاؤ اس کے شعلے کا رُخ کس طرف ہے؟ عیسائی نے کہا کہ اس کا رُخ تو چاروں طرف ہے تو مسلمان نے کہا: اَللّٰہ نور السمٰوٰت والارض ''اللہ زمین و آسمان کا نور ہے'' اس کا رخ بھی ہر طرف ہے۔

اسی طرح ایک اور مناظرہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک عیسائی نے مسلمان سے یہ سوال کیا کہ ایک آدمی دوران سفر رات بھٹک جاتا ہے اور دو راستے شروع ہوجاتے ہیں۔ وہاں ایک درخت کے نیچے دو آدمی ہیں: ایک سویا ہوا ہے اور دوسرا بیدار بیٹھا ہے تو وہ کس سے راستہ پوچھے گا؟ اس کا خیال تھا کہ محمد ﷺ فوت ہو چکے ہیں اس لیے سوئے ہوئے آدمی سے نبی ﷺ کو تشبیہ دے رہا تھا اور دوسرے آدمی سے عیسیٰ علیہ السلام مراد لے رہا تھا، جیسا کہ ہمارا بھی ایمان ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ تو مسلمان نے جواب دیا کہ جو آدمی جاگ رہا ہے وہ بھی اس انتظار میں ہے کہ یہ سویا ہوا آدمی بیدار ہو اور میں اس سے راستہ پوچھوں کیونکہ وہ خود راستہ پوچھنا چاہتا ہے۔

بہر حال یہ زمانہ، علمی زمانہ ہے لوگ دین پر بہت اعتراضات کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں برطانیہ میں ایک سیمینار میں بڑے بڑے وکلاء ججز حتیٰ کہ امریکہ کی ایف بی آئی کے دو آدمی آئے ہوئے تھے۔ اس سیمینار میں مجھے مضمون دیا گیا تھا ''شریعت بمقابلہ انگلش لاء'' اور ایک انگریز کو اس کے برعکس مضمون ''انگلش لاء بمقابلہ شریعت'' دیا گیا تھا۔ تو میں نے شریعت کے بارے میں بتایا کہ اس سے مراد وہ چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے نازل کیا یعنی قرآن اور اس کی

تشریح سنت ہے۔ دونوں چیزیں مل کر شریعت بنتی ہیں اور پھر اس کا انگلش لاء سے موازنہ کرتے ہوئے چند مثالیں دیں کہ آج سے صرف سو یا ڈیڑھ سو سال پہلے یہ انگریزی قانون بنا کہ جو شخص اپنے والد کو قتل کردے وہ وراثت سے محروم ہوجائے گا، کیونکہ اس نے اسے قتل صرف مال حاصل کرنے کے لیے کیا ہے۔ یہ قانون انہوں نے بڑے غوروفکر کے بعد بنایا اور یہ قانون ہماری شریعت نے چودہ سو برس پہلے بتادیا تھا کہ قاتل مقتول کا وارث نہیں بن سکتا۔ اس طرح میں نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی کہ ہماری شریعت آسمانی ہے اور باقی قوانین لوگوں نے اپنے ہاتھوں سے بنائے ہیں۔

اسی اثناء میں ایک شخص نے یہ سوال کیا کہ اسلام میں مرتد کی سزا کیا ہے؟ اس کا خیال تھا کہ میں کہوں گا اُسے مار دو، قتل کردو، کیونکہ «مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ» اور لوگ کہیں گے کہ ان کا دین تو بڑا خراب ہے۔

لوگ اس قسم کے پیچیدہ سوال کرتے ہیں، لہٰذا میں نے اسے جواب دیا: ﴿لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ﴾ یعنی کسی کو زبردستی مسلمان بنانا جائز نہیں، لیکن اگر کوئی اپنے اعتقاد سے مسلمان ہونا چاہے تو ہوجائے۔ اس کی مثال ایسے ہے کہ کوئی آدمی آرمی کو جوائن کرلیتا ہے، اسے زبردستی آرمی میں بھرتی نہیں کیا جاتا، لیکن جو شخص برضا آرمی کو جوائن کرے تو اسے Discipline کے مطابق چلنا پڑتا ہے اور اگر وہ اپنے کمانڈر کی بات نہیں مانے گا تو اس کا کوٹ مارشل ہوگا اور کوٹ مارشل میں سزائے موت بھی ہوسکتی ہے۔ یہی معاملہ دین کا ہے۔ جب آپ نے لا الہ الااللہ پڑھ لیا تو اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کرلیا کہ میں اللہ تعالیٰ کی ہر ایک بات مانوں گا اور نبی کریم ﷺ کی پیروی کروں گا۔ اس کے بعد اگر آپ مخالفت کریں گے تو آپ کو کوٹ مارشل کی طرح سزا دی جاسکتی ہے اور یہ سزا اس کے مرتد ہونے کے فوراً بعد تو نہیں، بلکہ نصیحت اور تلقین کے بعد دی جاتی ہے۔ بعض آراء کے مطابق تین دن، بعض کے مطابق تین ہفتے اور بعض کے مطابق تین مہینوں تک اُسے سمجھایا جائے گا اور انتظار کیا جائے گا۔ اگر اس کے بعد بھی وہ اسلام میں داخل ہونے کے لیے تیار نہیں ہے تو پھر مجبوراً اس کو سزا دینا پڑے گی۔

عزیز بھائیو!

میرا کہنے کا مقصد یہ تھا آپ قرآن اور حدیث کو پڑھیں اور ساتھ ساتھ اس کی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ مطالعہ کریں، تا کہ اس قسم کے سوالات کا جواب دے سکیں۔ اکثر اَوقات یہ سوال کیا جاتا ہے کہ گواہی دیتے ہوئے ایک مرد کے قائم مقام دو عورتوں کو کیوں بنایا گیا ہے؟ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جدید تحقیق کے مطابق مرد کا ذہن یونیفوکل ہوتا ہے اور عورت کا ذہن ملٹی فوکل ہوتا ہے، یعنی جب مرد کوئی کام کرتا ہے اور اس میں غرق ہو جاتا ہے تو کسی دوسرے کام میں توجہ نہیں کرسکتا، لیکن عورت جب کوئی کام کرتی ہے تو وہ ایک ہی وقت میں کئی باتوں پر دھیان دے سکتی ہے، لہٰذا دوسری عورت کو اس لیے ساتھ رکھا گیا کہ اگر اس کا ذہن منتشر ہو جائے تو دوسری عورت اسے یاد دلا دے۔

یہ ایک بڑی اچھی توجیہہ ہے جس سے اسلام کے اس اصول کی حقانیت ثابت ہوتی ہے۔ آج کل یہ کوشش ہو رہی ہے کہ قرآن کریم کو ایسے پڑھا جائے کہ پڑھنے کی بنیاد عقل ہو۔ غیر مسلم کہتے ہیں کہ جس طرح ہم نے بائبل میں عقل میں نہ آنے والی باتوں کو Reject کر دیا ہے، اسی طرح مسلمان قرآن کو کیوں نہیں پڑھتے۔ ہم مسلمان عقل کو تسلیم کرتے ہیں، مگر ہدایت کے تابع رکھتے ہیں اور ہدایت کی چار قسمیں ہیں:

① **ہدایت جبلت**

یہ صلاحیت کیڑے مکوڑوں میں زیادہ پائی جاتی ہے، جس کی بنا پر وہ اپنی خوراک وغیرہ حاصل کرتے ہیں۔ شہد کی مکھی چھتا بناتی ہے، چیونٹی اپنے لیے ذخیرہ اندوزی کرتی ہے۔

② **ہدایت حواس**

یہ بھی جانوروں میں زیادہ پائی جاتی ہے، جیسے کتے سونگھ کر بتا سکتے ہیں کہ اس سامان میں کوئی نشہ آور چیز ہے یا نہیں اور اسی طرح موسم میں تغیرات کو جانور جلدی بھانپ جاتے ہیں اور زلزلہ اور آندھی وغیرہ سے جلدی باخبر ہو جاتے ہیں۔

③ **ہدایت عقل**

یہ انسان کو دی گئی ہے۔ عقل کے ذریعہ انسان بہت ساری باتیں معلوم کر لیتا ہے۔ عقل ایک بہت بڑا تحفہ ہے، جس کی بنا پر اس کے رہن سہن میں بڑی تبدیلیاں آئیں اور دوسری طرف جانور ان تبدیلیوں سے عاری ہیں، لیکن بعض مقامات پر عقل ٹھوکر کھا سکتی ہے، چنانچہ عقل سیدھا رکھنے کے لیے اور اسے راہنمائی دینے کے لیے وحی کی ہدایت بھیجی گئی ہے۔

④ **وحی کی ہدایت**

یہ سب سے اعلیٰ و ارفع ہدایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ﴾، لیکن مغربی عقل یہ کہتی ہے کہ کسی کو مارنا اچھا نہیں، چنانچہ برطانیہ، یورپ اور امریکہ میں قصاص کا قانون نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ قاتل کو جیل میں ڈال دیا جائے تاکہ اپنی سزا پوری کرنے کے بعد وہ ایک اور قتل کر سکے۔ اس کے برعکس اسلام کا قانون یہ ہے کہ جو شخص کسی کو بغیر وجہ قتل کر دے گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو قتل کر دیا۔ ﴿وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا﴾ ''اگر کسی نے کسی ایک کی زندگی بچائی گویا کہ پوری انسانیت کو بچایا۔'' اگر قصاص میں قتل کرنا وحشت اور بربریت ہے تو کیا قاتل اس کا مرتکب نہیں ہوا؟ اس نے کسی کو یتیم، کسی کو بیوہ اور کسی کا سہارا نہیں چھینا۔

لہٰذا عقل اور وحی کی مثال اس طرح ہے، جس طرح آنکھ اور روشنی کی مثال ہے۔ جس طرح آنکھ روشنی کے بغیر دیکھ نہیں سکتی اور آپ ٹھوکریں ہی کھاتے رہیں گے، اسی طرح عقل بھی اس وقت کام کرتی ہے جب وحی کی رہنمائی موجود ہو اور ہم اس عقل کو تسلیم کرتے ہیں جو وحی سے مستفید ہو اور روشنی حاصل کرتی ہو۔

عزیز طلباء!

اللہ تعالیٰ نے آپ کو پڑھنے کے لیے فرصت دی ہے۔ خوب محنت کرو، سبق کو اچھے طریقے سے یاد کرو اور امتحان میں اچھے نمبر لینے کی کوشش کرو۔ شریعت کی تعلیم کے ساتھ زمانۂ حاضر کے حالات اور مسائل سے واقفیت کے لیے بھی پڑھو۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین